49985-واجب روزے کی قضاء میں روزہ توڑنے کا حکم

سوال

واجب روزہ کی قضاء میں رکھا ہوا روزہ توڑنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جس نے واجب روزے کی قضاء میں روزہ رکھا مثلا رمضان یا قسم کا کفارہ وغیرہ تو اس کے لیے بغیر کسی عذر کے روزہ توڑنا جائز نہیں یعنی مرض یا سفر کی وجہ سے توڑا جا سکتا ہے ۔

لھذا اگر اس نے عذر یا بغیر عذر کے روزہ توڑا تو اس پر اس کے بدلے میں بطور قضاء روزہ رکھنا واجب ہے ، اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ، اس لیے کہ کفارہ تو رمضان میں روزے کی حالت میں جماع کرنے سے واجب ہوتا ہے ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (49750) کے جواب کا مطالعہ کریں

اور اگر بغیر کسی عذر کے روزہ توڑے تو اسے اس حرام فعل کے ارتکاب سے توبہ کرنی واجب ہے ۔

ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جس نے واجب کام کا آغاز کر دیا مثلا رمضان کی قضاء یا نذر یا کفارہ کے روزہ رکھ لیا تو اس سے نکلنا جائز نہیں (یعنی توڑنا جائز نہیں) اور الحمد للہ اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ اھ بالاختصار

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (412/4) ۔

امام نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب " المجموع " میں کہتے ہیں :

اگر رمضان کے علاوہ کسی اور روزے یعنی قضاء یا نذر وغیرہ کے روزے میں جماع کر لیا تو اس پر کفارہ نہیں ، جمہور علماء کرام کا یہی کہنا ہے ، اور قتادہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے : رمضان کی قضاء میں رکھے ہوئے روزہ کو فاسد کرنے پر کفارہ واجب ہوگا ۔ اھ المجموع (383/6) ۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ المقدسی (378/4) ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میں ایک بار روزے سے تھی اور یہ روزہ قضاہ میں رکھا تھا ظہر کی نماز بعد مجھے بھوک محسوس ہوئی تو میں نے جان بوجھ کر کھا پی لیا اور بھول کر نہیں کھایا اور نہ ہی جاہل تھی ، لھذا میرے اس فعل کا حکم کیا ہوگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

آپ پر واجب ہے کہ روزہ مکمل کریں، جب روزہ فرض تھا تو اس میں روزہ توڑنا جائز نہیں مثلا رمضان کی قضاء یا نذر کے روزے، اور آپ پر اپنے اس فعل سے توبہ بھی واجب ہے، اللہ تعالی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اھ

دیکھیں: مجموع الفتاوی لابن باز (355/15)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا:

گذشتہ برسوں میں قضاء کے روزے رکھے تو جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا اور بعد میں اس دن کی قضاء میں روزہ رکھا، مجھے علم نہیں کہ آیا اس کی قضاء میں ایک روزہ ہی رکھا جائے گا جیسا میں نے کیا ہے؟ یا پھر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا ہونگے؟ اور کیا مجھ پر کفارہ بھی لازم ہوگا؟ معلومات سے نواز کر مستفید کریں۔

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

جب کوئی انسان واجب روزہ شروع کرلے مثلا رمضان کی قضاء یا قسم کے کفارہ کا روزہ، یا پھر حج میں محرم کا احرام کی حالت میں سر منڈانے ک فدیہ کے روزے اور اس طرح کے دوسرے واجب روزے، تو بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ توڑنا جائز نہیں۔

اور اسی طرح جو بھی کوئی واجب کام شروع کر دے اس پر اسے مکمل کرنا لازم ہے اور بغیر کسی شرعی عذر کے ختم کرنا جائز نہیں، لھذا یہ عورت جس نے قضاء کا روزہ رکھنے کے بعد بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ توڑا اور بعد میں اس دن کی قضاء بھی کرلی اس کے بعد اس پر کچھ اور لازم نہیں آتا، اس لیے کہ ایک دن کے بدلے میں ایک دن کی قضاء ہوتی ہے۔

لیکن اسے اپنے اس فعل سے توبہ اللہ تعالی سے استغفار کرنی چاہیے کہ اس نے بغیر کسی عذر کے روزہ توڑا۔ اھ

دیکھیں فتاوی ابن عثیمین (451/20)۔

واللہ اعلم.